خطبہ حرم

نوجوانوں کے لیے اہم نصیحتیں

امام مسجد نبوی فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حسین آل شیخ حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد: ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔'' ﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا﴾[النساء: 1] ''لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد وعورت دنیا میں پھیلا دیئے، اُس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو، اور رشتہ وقرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو، یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔''

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۝ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا﴾[الاحزاب: ۷۰-۷۱] ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو، اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔''

اے امت مسلمہ! ہر قوم کو اپنے نوجوانوں سے بہت سی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں اور کسی بھی اہم معاملے میں لوگوں کی نگاہیں نوجوانوں پر ہی ٹکتی ہیں۔ حال میں روشنی اور مستقبل میں تعمیر وترقی انہی نوجوانوں کے دم سے ہے، چنانچہ اسی لیے اسلامی تعلیمات میں نوجوانوں کو بڑا خصوصی اہتمام دیا گیا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾[التحریم:۶] ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اُس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔'' جوانی کی عمر کا کوئی بدل نہیں، یہ ایسا پھول ہے جس کی کوئی مثال نہیں۔ ہر اچھے آدمی کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنی جوانی کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں صرف کرے اور اس کی عبادت کے ذریعے اس کا تقرب پانے کی کوشش کرے۔ اپنی نفسانی خواہشات اور شیطان کو قابو میں رکھنے کیلئے اسے تسلسل

کے ساتھ جہاد جاری رکھنا چاہیے۔

مسند احمد وغیرہ میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس میں آپ ﷺ نے پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں کے آنے سے پہلے غنیمت جاننے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، ان پانچ چیزوں میں ایک یہ بھی ہے کہ بڑھاپا آنے سے پہلے پہلے جوانی کو غنیمت سمجھو۔

اے نوجوانانِ اسلام! اپنی جوانیوں کو احکامات ربانیہ اور تعلیمات نبویہ کے مطابق بسر کرو، تمہیں دنیا میں بھی بھلائی نصیب ہوگی اور قیامت کے دن بھی اللہ تعالیٰ تمہیں عظیم ترین کامیابی سے نوازے گا۔

رسول اللہ ﷺ کے اس مبارک فرمان کو ذرا غور سے سنو، جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح بخاری شریف میں نقل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سات قسم کے افراد وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ نصیب فرمائے گا کہ جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔'' آپ ﷺ نے ان خوش نصیب افراد کی فہرست میں اس نوجوان کا بھی تذکرہ فرمایا جو اپنی جوانی کو اللہ کی عبادت میں گزارتا ہے۔''

اے مسلمانو! بندے پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ وہ اسے اپنی جوانی کو اطاعت الٰہی میں گزارنے، رضائے الٰہی پانے اور اس کی منع کردہ چیزوں سے دُور رہنے کی توفیق عطا کردے۔ بندہ مسلم سے تو اس نعمت اور احسان کے متعلق خصوصی طور پر سوال بھی کیا جائے گا۔

جامع ترمذی میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن کسی بھی بندے کے قدم تب تک حرکت نہ کر پائیں گے جب تک اس سے چار چیزوں کے متعلق سوال نہ کر لیا جائے: اس نے عمر کہاں گزاری، اپنی جوانی کو کہاں صرف کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اپنے علم کے مطابق کس قدر عمل کیا؟

برادرانِ اسلام! امت مسلمہ کی بہتری نوجوانوں کی اصلاح میں ہی پنہاں ہے۔ عالم اسلام تب تک خوش بختی، عزت و کامیابی، قیادت و سیادت اور مقام و مرتبہ حاصل نہیں کر سکتا جب تک مسلمان نوجوان اس سنہری دور کے رنگ میں نہ رنگ جائیں کہ جب وہ دین کے اعتبار سے بہترین مقام پر فائز تھے اور فلاح و بہبود، تعمیر و ترقی اور مفید کاموں میں وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔

مسند احمد میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ''انصاری صحابہ میں سے ستر نوجوانوں کا ایک گروہ تھا جسے ''قراء'' کے نام سے جانا جاتا تھا۔ سارا دن وہ مسجد میں بسر کرتے اور شام کے وقت مدینہ منورہ

کے اطراف واکناف میں چھپ کر باہم دین سیکھتے سکھاتے اور نمازیں پڑھتے۔ ان کے گھر والوں کا خیال ہوتا کہ وہ مسجد میں ہی ہوں گے جبکہ مسجد والوں کا گمان ہوتا کہ وہ اپنے گھروں میں ہوں گے۔ یہاں تک کہ فجر کے وقت وہ میٹھا پانی اور لکڑی کے کچھ گٹھے اپنے ساتھ اٹھائے ہوئے پھر حاضر ہو جاتے اور یہ سامان نبی کریم ﷺ کے حجروں کے ساتھ رکھ دیتے یہ اور ان جیسے دوسرے نوجوان ہی ہیں کہ جو الہامی تعلیمات پر مبنی تربیت نبوی سے مستفید ہوئے اور پھر ان کے دم سے پوری زمین میں روشنی پھیل گئی اور انسانی تاریخ میں ایسا زبردست انقلاب آیا کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔

اے امت کے نوجوانو! آج تمہیں بے حد احتیاط اور پرہیز کی ضرورت ہے کہ کہیں تم بھی ان راستوں پر نہ چل پڑنا جن سے تم خود، تمہارے ہم مذہب لوگ اور تمہارے معاشرے کو شیطانی ہتھکنڈوں اور خواہشات کا اسیر بننا پڑ جائے، کیونکہ ایسی صورتحال کا نتیجہ بڑا بھیانک ہوگا اور فتنہ وفساد کا لامتناہی سلسلہ امت کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا﴾[النساء: ۷۱] ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو مقابلہ کیلئے ہر وقت تیار رہو، پھر جیسا موقع ہو الگ الگ دستوں کی شکل میں نکلو، یا اکٹھے ہو کر۔'' آج کے نوجوان کو بھی اسی طرح دانا، ذہین اور محتاط ہونا چاہیے جیسا کہ قرونِ اولیٰ کے جوان ہوا کرتے تھے۔ کسی بھی ایسی دعوت، پکار اور آواز پر کان نہ دھرے کہ جس سے نہ تو اسلام کا کوئی مقصد پورا ہوتا ہو اور نہ ہی وہ دین اسلام کی سربلندی کا ذریعہ ہو۔

اے نوجوانو! دشمنانِ اسلام کی ہر طرح سے کوشش ہے کہ وہ تمہیں ہلاکت کی گھاٹیوں اور گمراہی کے راستوں پر ڈال کر ان بلند ترین اسلامی اقدار ومبادی سے دُور کر دیں کہ جن پر چل کر تمہیں میانہ روی، اعتدال اور وسطیت حاصل ہونا تھی اور جن کے ذریعے تم اپنے لیے، اپنے مسلمان بھائیوں، معاشرے اور ممالک کیلئے فائدے اکٹھے کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

چنانچہ اسی لیے دشمنوں نے مکر وفریب اور دھوکہ دہی کا ایسا پر فریب جال بچھایا کہ جس سے نوجوانوں کو گمراہ کیا جا سکے۔ کیا اندلس کی تاریخ کو ہم بھول گئے ہیں کہ وہاں بھی جو تباہی ہوئی تھی اس کا سبب بھی نوجوانوں کا بگاڑ، فکری اور عقدی انحراف ہی تھا؟

اے نوجوانو! دل وجان سے کوشش کر کے دشمنوں کے تمام منصوبے خاک میں ملا دو اور ایسا تبھی ممکن ہے جب تم سچائی اور اخلاص کے ساتھ قندیلِ ایمانی اور صحیح عقیدے کو تھامو گے اور اس کے لیے تمہیں نفع بخش علم

اور نیک عمل کی بھی ضرورت ہوگی کہ جس سے تمہاری عقلوں کو روشنی، بصیرتوں کو جلاء، افکار کو عمدگی اور آراء کو درستی نصیب ہوگی اور اس طرح تم لوگ دوسروں کی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی اصلاح بھی کرو گے اور برے لوگوں کے مظالم،فتنوں کی سرکشی اور آزمائشوں کی طغیانی سے اپنے آپ کو بچا سکو گے۔

اللہ تعالیٰ اہل ایمان نوجوانوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ هُدًى ۝ وَ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ﴾[الکھف: ۱۳۔۱۴] ’’ہم ان کا اصل قصہ تمہیں سناتے ہیں کہ وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے اور ہم نے ان کو ہدایت میں ترقی بخشی تھی۔ ہم نے ان کے دل اُس وقت مضبوط کردیئے جب وہ اٹھے اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ ہمارا رب تو بس وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔‘‘

برادران اسلام! فتنوں کی لہروں، منحرف افکار، گمراہ کن نظریات، بے لگام خواہشات اور فکری یلغار نے آج کے نوجوان کو ہلا کر رکھ دیا ہے، یہاں تک کہ موبائل فون کی صورت میں یہ فتنہ ہمیشہ اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ان حالات میں تو بے حد ضروری ہے کہ وہ زہد و ورع، علم و دیانت، فہم و فراست اور نیکی و تقوی میں مشہور علماء کرام سے رابطے میں رہیں۔ ان سے ایسے خاص مسائل کا حل پوچھیں کہ جنہیں سمجھنے میں ذرا سی غلطی اس امت کو بڑے بڑے بھیانک نتائج سے دوچار کر چکی ہے۔ مثلاً کسی کو کافر قرار دینے کا معاملہ، ولاء اور براء کا عقیدہ، برائی سے منع کرنے کے مسائل، بیعت و جہاد اور اس طرح کے دیگر بڑے ہی خطرناک مسائل۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے﴿وَ مَآ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِيٓ إِلَيْهِمْ فَسْئَلُوٓا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾[النحل: ۴۳] ’’اے محمد ﷺ! ہم نے تم سے پہلے بھی جب کبھی رسول بھیجے ہیں آدمی ہی بھیجے ہیں جن کی طرف ہم اپنے پیغامات وحی کیا کرتے تھے، اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم لوگ خود نہیں جانتے۔ اس امانتِ عظمی کی ذمہ داری علماء کے کندھوں پر عائد ہوتی ہے اور ان سے اس بارے میں سوال کیا جائے گا۔ علماء کرام اور مبلغین حضرات کو چاہیے کہ کسی بھی مسئلے کو پیش کرنے کا ان کا انداز بھی بڑا عمدہ ہو اور اس کے حل کیلئے انہیں بڑی سنجیدگی کا مظاہرہ بھی کرنا چاہیے۔ مسئلے کے گہرے مطالعے، جائزے اور علم کے بغیر فتویٰ بازی سے اجتناب کرنا چاہیے۔ حالات کا لحاظ اور فتوے کے ممکنہ نتائج پر غور کیے بغیر جاری کردہ فتووں نے امت میں اتنی گمراہی اور تباہی پھیلائی ہے کہ اللہ کی پناہ۔

اے امت کے نوجوانو! اے نوجوانانِ قرآن! اگر تمہارے سینوں میں دین اسلام کیلئے دھڑکتا

دل موجود ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام ہے۔ دین و دنیا میں تمہیں اس کا فائدہ ہونے والا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ تمہارے یہ جذبات قرآنی اور نبوی تعلیمات کے تابع ہوں ورنہ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو کرنا کچھ اور چاہتے ہیں لیکن کر کچھ اور بیٹھتے ہیں۔ بالکل اس شخص کی طرح جو زکام کا علاج کرتے کرتے کوڑھ کا سبب بن جاتا ہے۔ چنانچہ تعلیمات اسلامیہ سے عاری جذبات سے اسلام، امت مسلمہ اور اسلامی معاشرے کو ان تباہ کاریوں اور حسرتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ جن کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اپنی عافیت میں رکھے۔

اے مسلمانو! ہمارے تعلیمی اداروں میں ضروری ہے کہ اساتذہ کرام کو یہ بات یاد کرائی جائے کہ فضیلتوں کے پہرے دار اور عقلوں کے معمار وہی ہیں۔ لہٰذا ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمانوں کی نسلوں کے بارے میں اللہ سے ڈریں، انہیں اسلام کے بنیادی اور خالص اقدار سکھائیں، عمدہ نبوی اخلاق کی تعلیمات سے انہیں روشناس کرائیں اور پرخطر راہوں اور ٹیڑھے راستوں سے انہیں دور رکھیں، کیونکہ ان راہوں پر چل کر نہ تو وہ دین کی خدمت کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان کی دنیا سنور سکتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان اقدس ہے ''تم میں سے ہر کوئی نگران ہے اور ہر کسی سے اس کی نگرانی کے متعلق سوال کیا جائے گا۔''

اے وطن کے نوجوانو! اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس ملک میں تم اور تمہارے گھر والے بے شمار انعامات سے مستفید ہو رہے ہیں، امن و امان والی خوش بختی سے بھرپور زندگی تمہیں میسر ہے، چنانچہ تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم بڑھ چڑھ کر بلادِ حرمین شریفین کے دفاع کیلئے خود کو پیش کرو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدہ:۲] ''جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو۔''

وطن کے نوجوانو! یک جہتی اور اتفاق و اتحاد کے فروغ اور اصلاح کے راستوں پر چلنے کی بھرپور کوشش کرو، تفرقہ بازی اور ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنانے سے باز آ جاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی ہمیشہ متحد و متفق لوگوں کی جماعت کو ہی مدد و نصرت سے نوازتا ہے۔

اے مسلمانو! شیطان انسان کا ایسا دشمن ہے جو اس کے لیے برائی، گمراہی، سرکشی، تباہی اور بربادی کے راستے بھی بڑے خوبصورت انداز میں پیش کرتا ہے اور اس کیلئے مکر و فریب اور دجل کے ایسے ایسے جال بچھاتا ہے کہ جن سے انسان سیدھی راہ سے بھٹک جاتا اور حق سے دور ہو جاتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے

﴿اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لَکُمۡ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوۡہُ عَدُوًّا اِنَّمَا یَدۡعُوۡا حِزۡبَہٗ لِیَکُوۡنُوۡا مِنۡ اَصۡحٰبِ السَّعِیۡرِ﴾[فاطر:٦] ’’درحقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے اس لیے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو وہ تو اپنے گروہ کو اپنی راہ پر اس لیے بلا رہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں۔‘‘

شیطان کی انسان دشمنی کا سب سے بڑا طریقہ یہ ہے کہ وہ اسے باطل راہوں پر ڈال کر جہنم کی وادی میں گرا دیتا ہے۔ چنانچہ اے نوجوانو! شیطان کے ہتھکنڈوں اور چالوں سے محتاط رہو اور اس کے پھندوں اور برائیوں سے اپنے آپ کو دُور رکھو۔ فرمان باری تعالیٰ ہے ﴿یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ لَا یَفۡتِنَنَّکُمُ الشَّیۡطٰنُ کَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَیۡکُمۡ مِّنَ الۡجَنَّۃِ﴾[الاعراف:٢٧] ’’اے بنی آدم، ایسا نہ ہو کہ شیطان پھر اُسی طرح فتنے میں مبتلا کر دے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوایا تھا۔‘‘

دین دار نوجوان پر شیطانی حملے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ اسے غلو اور راہِ اعتدال سے تجاوز کرنے پر آمادہ کر دیتا ہے جس سے وہ صحیح راہ اور درست منہج سے بھٹک جاتا ہے اور اگر کوئی شخص دین دار نہ ہو تو ان پر حملہ آور ہونے کیلئے شیطان ان کیلئے فتنہ وفساد میں کشش پیدا کر کے لمبی چوڑی امیدوں اور جوانی کی رعنائیوں میں ڈال کر غافل کر دیتا ہے جس سے وہ لوگ فحاشی، عریانی اور نافرمانیوں کے تباہ کن گڑھوں میں گر جاتے ہیں۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ سلف صالحین میں سے کسی کا قول ہے: ’’شیطان ہر حکم الٰہی کے بارے میں دو گمراہ کن موقف پیدا کرتا ہے یا تو اس حکم الٰہی میں کمی اور تقصیر لوگوں کے ذہن میں ڈالتا ہے یا پھر اس میں تجاوز اور مبالغہ پیدا کر دیتا ہے اور ان دونوں میں سے کسی طرح کی خرابی پیدا کر کے وہ اپنی کامیابی سمجھتا ہے۔‘‘ شیطان کے خطروں اور اس کی سرکشی سے بچنے کی شافی دواء اور مفید علاج علم نافع کا حصول اور عملِ صالح میں مشغول رہنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کتاب اللہ کی بکثرت تلاوت اور اس میں تدبر، ذکر الٰہی پر ہمیشگی اور شیطان مردود سے پناہ طلبی بھی شامل ہے۔ ارشادِ ربانی ہے ﴿اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡہِمۡ سُلۡطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡغٰوِیۡنَ﴾[الحجر:٤٢] ’’بیشک جو میرے حقیقی بندے ہیں ان پر تیرا بس نہ چلے گا تیرا بس تو صرف اُن بہکے ہوئے لوگوں ہی پر چلے گا جو تیری پیروی کریں گے۔‘‘

نوجوانانِ اسلام! جوانی میں جوش وجذبہ اور قوت وطاقت ضرور ہوتی ہے لیکن تم نرم دل، نرم طبع، حسن سلوک کے حامل ہو اور اسلام کی شفقت ومحاسن کا عمدہ نمونہ بھی بن جاؤ۔ ارشادِ ربانی ہے ﴿فَبِمَا رَحۡمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنۡتَ لَہُمۡ وَ لَوۡ کُنۡتَ فَظًّا غَلِیۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِکَ فَاعۡفُ عَنۡہُمۡ وَ اسۡتَغۡفِرۡ لَہُمۡ وَ

شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾[آل عمران:۱۵۹] ’’اے پیغمبر ﷺ یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کیلئے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو ورنہ اگر کہیں تم تندخواور سنگ دل ہوتے تو یہ سب تمہارے گردوپیش سے چھٹ جاتے ان کے قصور معاف کردو، ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو، اور دین کے کام میں ان کو بھی شریک مشورہ رکھو، پھر جب تمہارا عزم کسی رائے پر مستحکم ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کرو، اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں جو اُسی کے بھروسے پر کام کرتے ہیں۔‘‘

نرم مزاجی جیسی فضیلت کو مشکل ترین مواقع اور شدید ترین حالات میں بھی ضرور اپناؤ، اپنا شمار نرم دل لوگوں میں کرواؤ، سنگدلی اور سختی طبع سے دُور رہو۔ سنگدلی، گنوار پن، فحش گوئی اور فحاشی کے قریب تک نہ پھٹکو۔ امام ترمذی نے حدیث نقل کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا ’’شفقت ونرمی، شقی القلب آدمی کے دل سے نکال لی جاتی ہے۔ اسلام کے عظیم تر خصائل اور اعلیٰ شمائل پر عمل پیرا رہو گے تو معاشرے میں حسن اخلاق اور عمدہ اوصاف، نرم مزاجی کے عمدہ معانی سے متصف رہو گے۔

فضل واحسان جیسی اعلیٰ اقدار سے وابستہ ہو جاؤ گے تو اخلاق وعادات اور فضیلت کے بلند درجے پر فائز ہو جاؤ گے۔ بخاری ومسلم کی حدیث ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ’’تمہارے مابین بہترین وہ آدمی ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔‘‘ امام ترمذی رحمہ اللہ نے حدیث نقل کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا ’’روزِ قیامت ایک مؤمن کے نامہ اعمال میں حسن اخلاق وزنی ترین عمل ہوگا۔‘‘ اور امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت نقل کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا ’’حسن اخلاق کی بدولت ایک مؤمن روزہ دار اور قیام اللیل کرنے والوں کے درجہ کو پا لیتا ہے۔‘‘ بندگانِ خدا کیلئے منفعت کے متلاشی بن جاؤ۔ امام طبرانی نے روایت کیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ’’اللہ کو محبوب ترین بندہ وہ ہے جو انہیں فائدہ پہنچانے والا ہو۔‘‘

نوجوان بھائیو! معاشرے کو نقصان پہنچانے سے بچو، اپنے اقرباء اور پڑوسیوں کو تکلیف پہنچانے سے اجتناب کرو، اپنے جسمانی اعضاء کو لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے کنٹرول میں رکھو۔ ایسی تمام بدیوں سے بچنا بھی بہت بڑی نیکی اور خوبصورت ترین عمل ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ سیدنا جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اگر میں کچھ اعمال کے کرنے سے عاجز ہو جاؤں تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ’’اگر تمہارے نقصان سے لوگ محفوظ رہیں گے تو گویا تم نے اپنی جان پر ہی صدقہ کیا ہے۔‘‘

اے اہل اسلام! دنیا میں عمدہ ترین زادسفر تقویٰ الٰہی اور پوشیدہ وظاہراً اطاعت الٰہی اختیار کرنا ہے۔ مسلمانو! خفیہ کینہ وبغض امت مسلمہ کیلئے بہت بڑا فساد ہے جو کہ افرادِ امت ایک دوسرے کے خلاف لیے پھرتے ہیں، یہ ایک ایسی حرکت ہے جسے نہ تو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور یہ کام تعلیماتِ مصطفیٰ ﷺ کے بھی سراسر منافی ہے۔ یہ مخفی بغض ایک شیطانی عمل ہے، ماضی اور حال میں اس کی وجہ سے قبیح ترین جرائم پروان چڑھے ہیں، اسی کینہ کی وجہ سے انسان ناحق خون بہانے پر بھی تیار ہو جاتا ہے اور زمین میں بہت زیادہ فساد پھیلانے والے جرائم اور کبائر کا بھی ارتکاب کر لیتا ہے۔

اہل اسلام! اللہ سے ہمیشہ ڈرتے رہو، کیا یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں ﴿اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾[المائدة: ۳۲] ''جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔''

مسلمان ایک کلمہ گو کو کیوں قتل کر دیتا ہے؟ جبکہ ارشادِ الٰہی ہے ﴿وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾[النساء: ۹۳] ''رہا وہ شخص جو کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اُس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کیلئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔''

فرزندانِ اسلام! تم کیا کرنے لگ گئے ہو؟ امت قرآن! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ اے امت سید الانبیاء والمرسلین! تم کیسے جرائم کا ارتکاب کرنے لگے ہو؟ کہ بات یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ تم ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن گئے ہو اور ایک دوسرے کو مایوسی، شدید تکالیف، محاصرے، قتل وغارت جیسے مصائب پہنچا رہے ہو، یہ ایسے جرائم ہیں جن کی ہولنا کیوں نے فلک کو بھر دیا ہے اور ان سے سورج و چاند بھی پناہ طلب کرتے ہیں کیا تمہارے پاس اسلام نہیں؟ جو تمہارے فیصلے کرتا ہے۔ کیا تمہارے پاس قرآن نہیں ہے جس سے تم اپنے معاملات سلجھاتے ہو، کیا تمہارے پاس ایسا نبی نہیں آیا جس کی ہدایات پر عمل کر کے تم اپنی دنیا وآخرت کو سنوار سکتے ہو۔ بڑے بڑے جرائم کا ارتکاب کرنے والے، غالب اور طاقتور خدا سے بچ کر کہاں جائیں گے کیونکہ یہ سرزمین اسلام پر قبیح ترین گناہوں اور جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں اور ان کے جرائم سے مسلمان بھی محفوظ نہیں ہیں۔

کیا ہمارے نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: ''جب تک بندہ ناحق خون نہ بہائے تو وہ دین کی کشادگی میں رہتا ہے۔'' امت اسلام! کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں تنبیہ نہیں کی، کیا امام الانبیاء ﷺ نے اس رسوائی سے تمہیں روکا نہیں۔ کیا آپ ﷺ نے ایسی بات نہیں کی جس میں کسی تاویل کی گنجائش بھی نہیں اور وہ فرمانِ نبوی یہ ہے کہ میرے بعد حالت کفر پر نہ لوٹ جانا اور نہ ایک دوسرے کی گردنیں گراتے رہنا۔[صحیح بخاری]

جس اسلام کو تم دین مانتے ہو اس کے فیصلے تسلیم کرتے ہو اس نے قتل کو کبیرہ گناہ قرار دیا ہے اور اس قتل کے جواز میں کسی تویل کی بھی گنجائش نہیں صرف جس کے قتل کا فیصلہ اسلام کر دے۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے آپ ﷺ نے فرمایا ''روز قیامت سے پہلے قتل کے فیصلے کئے جائیں گے۔'' سنن ترمذی و ابن ماجہ کی روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا ''ایک مسلمان کا قتل اللہ کے ہاں دنیا کے برباد ہونے سے بھی بڑا جرم ہے، بلکہ اسلام تو ذمی کے قتل کو بھی حرام قرار دیتا ہے۔ ایک ایسا غیر مسلم جو دارالاسلام میں معاہدے کے تحت رہتا ہے اور اس نے امان حاصل کر رکھی ہے اور اسے امان دینے والا کوئی عام مسلمان بھی ہو تو بھی اس کا قتل حرام ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی ذمی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا حالانکہ جنت کی خوشبو تو چالیس سال کی مسافت سے پائی جا سکتی ہے۔

اہل اسلام! خوف خدا اختیار کئے رکھو، کہیں شیطان کے بہکاوے میں آکر ہلاکتوں کے گڑھے اور شرکی گہرائی میں نہ جا گرنا، یہ دنیا فانی ہے اور یہ ایک عارضی سایہ ہے۔ حدود اللہ کے قریب بھی نہ بھٹکو۔ مسلمانوں کو اذیت پہنچانے سے اور مومنوں کو خوفزدہ کرنے سے بچو، رب کے سامنے پیش ہونے سے پہلے ان گناہوں سے اجتناب کرو، امام طبرانی رحمہ اللہ نے روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی مومن کو خوفزدہ کیا وہ روزِ قیامت کی گھبراہٹوں سے محفوظ نہیں رہے گا۔ امت مسلمہ! عین اسی طرح بن جاؤ جیسا کہ نبی ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ''اس وقت تک کوئی صاحب ایمان نہیں ہوسکتا جب وہ اپنے مسلمان بھائی کیلئے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ مؤمن آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں، ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور نرم مزاجی و خوشدلی سے پیش آتے ہیں۔

اے اللہ! اے ہمارے رب! اے ذوالجلال والاکرام! اپنے دین کو غلبہ نصیب فرما۔ کلمہ حق کی مدد فرما۔ خیر و بھلائی والے کاموں پر مسلمانوں کو متحد کر دے، دین و ہدایت والے امور پر اہل اسلام کو اتفاق و اتحاد نصیب فرما! مسلمانوں کو اپنی خوشنودی والے کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

(بشکریہ: ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور)